



سوال

جہری نماز میں مقتدی کے لئے بھی سورت فاتحہ پڑھنا واجب ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امام فاتحہ پڑھنے کے بعد کسی دوسری سورت کو شروع کر دیتا ہے اور میں فاتحہ نہیں پڑھ سکتا کیونکہ امام فاتحہ پڑھنے کے بعد اتنا سکتے نہیں کرتا جو فاتحہ پڑھنے کے لئے کافی ہو اور حدیث میں ہے کہ «لا صلوة لمن لم یقرأ بفاتحۃ الكتاب» جب کہ ایک دوسری حدیث میں ہے۔ (قراءة الامام قراءة لمن خلفه) تو ان دونوں حدیثوں میں کس طرح تطبیق ہوگی؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مقتدی کے لئے سورت فاتحہ کی قراءت کے بارے میں علماء میں اختلاف ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی:

((لا صلوة لمن لم یقرأ بفاتحۃ الكتاب)) (صحیح بخاری)

”جو شخص سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔“

کے عموم کے پیش نظر راجح ترین بات یہ ہے کہ مقتدی کے لئے بھی سورت فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

لطم تقرؤن خلف الامم قالوا نعم قال: لا تظلموا الا بفاتحۃ الكتاب فان لا صلوة لمن لم یقرأ بها (سنن ابی داؤد)

”شاید تم اپنے امام کے پیچھے پڑھتے ہو؟“ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا جی ہاں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورہ فاتحہ کے سوا اور کچھ نہ پڑھو کیونکہ جو شخص سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔“

اگر امام جہری نماز میں سکتے نہ بھی کرے تو پھر بھی مقتدی کو ہر حال میں سورہ فاتحہ پڑھنی چاہیے خواہ اس وقت ہی کیوں نہ پڑھے جب امام قراءت کر رہا ہو اور پھر سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد خاموش ہو جائے تاکہ دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے اگر مقتدی بھول جائے یا وہ جاہل ہو اور اسے سورہ فاتحہ کے پڑھنے کے وجوب کا علم نہ ہو تو اس سے وجوب ساقط ہو جائے گا۔ جس طرح اس شخص سے ساقط ہو جاتا ہے۔ جو امام کو بحالت رکوع پائے اور امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہو جائے تو علماء کے صحیح قول کے مطابق اس کی یہ رکعت ہو جائے گی۔ اکثر اہل علم کا یہی قول ہے۔ کیونکہ حضرت ابو بکرہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب مسجد میں آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع فرما رہے تھے تو انہوں نے بھی صف میں داخل ہونے سے پہلے ہی رکوع شروع کر دیا اور پھر اسی طرح بحالت رکوع صف میں داخل ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے سلام پھیرنے کے بعد

فرمایا:

زادک اللہ حرصاً ولا تہ (صحیح بخاری)

”اللہ تعالیٰ تمہارے شوق میں اضافہ فرمائے دوبارہ ایسا نہ کرنا۔“

لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس رکعت کے دوبارہ پڑھنے کا حکم نہیں دیا 1۔ اور یہ حدیث:

من کان لہ امام فترہ لہ قراءة (مسند احمد)

”جس کا امام ہو تو اس کی قراءت اس کی قراءت ہوگی۔“

ضعیف اور ناقابل استدلال ہے۔ اگر یہ صحیح بھی ہو تو یہ عام ہے اور سورۃ فاتحہ کا پڑھنا اس مسئلہ میں وارد صحیح احادیث کے پیش نظر خاص ہوگا۔

1۔ یہ دعویٰ محل نظر ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکعت دوبارہ پڑھنے کا حکم نہیں دیا۔ کیونکہ (لا تعد) میں متعدد احتمالات ہیں اس لئے متعین طور پر کسی ایک مفہوم کو مراد لے کر اس پر اس مسئلے کی بنیاد رکھنا صحیح ہے اور نہ مذکورہ دعویٰ ہی صحیح ہے۔ کامر

حداماعندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 1 ص 345

محدث فتویٰ